جاری رہے گی، لیکن آپ کے استاد جناب حافظ اسلم صاحب مرنے کے بعد اور قیامت تک کے درمیانی عرصہ یعنی برزخ میں کسی طرح کی زندگی کے قائل نہیں۔ قرآنی فیصلے میں ایک طویل مضمون، عذابِ قبر کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں حافظ صاحب موصوف نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ از روئے قرآن، برزخ میں کوئی زندگی نہیں، جبکہ پرویز صاحب زندگی کے غیر منقطع ہونے کے قائل ہیں۔

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ

کیا جانے وہ کس حال میں اب زیرِ زمیں ہے!

اس چیز کی خواہش جو مقدر میں نہیں ہے
تقدیر کے لکھے پہ جو ایماں ہے یقیں ہے
ہر شے سے جھلکتا ہے ترا چہرۂ روشن
ہر غنچۂ رنگیں ہے ترے حسن کا مظہر،
ملتی ہے یہیں سے مہ و اختر کو بلندی،
ہے جس پہ عمل راحت و عظمت کی ضمانت
چلتا تھا زمیں پر جو کبھی ناز و ادا سے،
اس عمر کے دو ساتھی ہیں راحت بھی، الم بھی،
ہشیار، خبردار، سنبھل کر اسے چھونا،
تھی چاروں طرف دھوم کبھی جن کی جہاں میں
ہوتے ہیں زن و مرد جہاں اجنبی دونوں
کم خوری و کم خوابی و کم گوئی کے اوصاف
تم جادۂ عصیاں پہ کبھی پاؤں نہ رکھنا

در اصل یہ تعذیب ہے جو سخت تریں ہے!
پھر کس لیے آلام و مصائب پہ حزیں ہے
پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ تو پردہ نشیں ہے
ہر ذرۂ خاکی ترے جلووں کا امیں ہے!
خم در پہ ترے میری عقیدت کی جبیں ہے
ادیانِ زمانہ میں وہ اسلام ہی دیں ہے!
کیا جانے وہ کس حال میں اب زیرِ زمیں ہے!
گلشن میں جہاں پھول ہے کانٹا بھی وہیں ہے
دنیا جسے کہتے ہیں، یہ اک مارِ حسیں ہے
ان میں سے کوئی آج مکاں ہے نہ مکیں ہے
سمجھو کہ وہاں تیسرا شیطانِ لعیں ہے
جس میں ہوں وہ انسان حقیقت میں حسیں ہے
ہر ایک قدم اس کا ہلاکت کے قریں ہے

اس عمر کو غفلت میں وہ ضائع نہیں کرتا
عاجزؔ جسے احوالِ قیامت پہ یقیں ہے!